

## شیرز کی شرعی حیثیت

نواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷-۳۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۱-۱۳ اکتوبر ۱۹۹۶ء، جامعۃ الہدایہ، جے پور

- ۱- کسی کمپنی کا خرید کردہ اکویٹی شیر کمپنی میں شیر ہولڈر کی ملکیت کی نمائندگی کرتا ہے، وہ محض اس بات کی دستاویز نہیں ہے کہ اس نے کمپنی کو اتنی رقم دی ہے۔
- ۲- ایسی کمپنیوں کے شیرز کی ابتدائی خریداری جو ابھی سرمایہ اکٹھا کرنے کے مرحلے سے گزر رہی ہیں، شرعاً خریداری نہیں بلکہ اس کمپنی میں شرکت ہے۔
- ۳- عام طور پر کمپنیوں کی دوسری املاک نقد سرمایہ سے زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے کمپنیز کے شیرز کی خریداری درست ہے، لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ ادا کردہ نقد اس مقدار نقد کے برابر یا اس سے کم ہے جس کی شیرز نمائندگی کرتا ہے تو ایسی صورت میں شیرز کی خریداری اس کی مقررہ قیمت سے کم یا زیادہ پر درست نہ ہوگی۔
- ۴- جن کمپنیوں کا بنیادی کاروبار حرام ہے، مثلاً شراب و خنزیر کے گوشت کی تجارت یا سودی قرضے دینا وغیرہ، ان کے شیرز کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔
- ۵- شرکاء سمینار کا احساس ہے کہ ہندوستان میں ایسی کمپنیز کا قیام قابل عمل ہے جو خالص اسلامی اصول تجارت کے اعتبار سے کاروبار کریں، سمینار مسلم تجار اور ماہرین معاشیات کو اس طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ وہ اپنی دینی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ایسی کمپنیز کے قیام کی جدوجہد کریں جو کامل طور پر اسلامی احکام پر کاربند ہوں۔
- لیکن چونکہ فی الحال ایسی کمپنیاں ہندوستان میں موجود نہیں ہیں یا بہت کم ہیں جو خالص اسلامی بنیادوں پر کاروبار کرتی ہوں، اس لئے جن مسلمانوں کے پاس نقد سرمایہ ہو اور اپنے مخصوص حالات کی بنا پر ان کے لئے جائز تجارت میں اس سرمایہ کو لگانا قابل عمل نہ ہو ان کے لئے ایسی کمپنیز کے شیرز خریدنے کی گنجائش ہے جن کا بنیادی کاروبار حلال ہو (مثلاً انجیرنگ کے سامان یا عام استعمال کی مصرفی چیزیں تیار کرنا) اگرچہ انہیں بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے سودی معاملات میں ملوث ہونا پڑتا ہو۔
- ۶- جن مسلمانوں نے ایسی کمپنیز کے شیرز خریدے جن کا بنیادی کاروبار حلال ہے لیکن وہ کمپنیز ضمنی طور پر بعض ناجائز تصرفات میں بھی ملوث ہوتی ہیں، ان مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ شیرز ہولڈرس کی سالانہ میٹنگ میں کمپنی کو آئندہ ایسے ناجائز تصرفات سے روکنے کی کوشش کریں، اور دوسرے شیرز ہولڈرس کو افہام و تفہیم کے ذریعہ اس بات پر آمادہ کرنے کی سعی کریں کہ وہ بھی ان کے نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہوئے میٹنگ میں ان کی تائید کریں۔
- ۷- اگر کمپنی کے منافع میں سود بھی شامل ہو اور اس کی مقدار معلوم ہو تو شیرز ہولڈر کے لئے منافع میں سے اس کے بقدر صدقہ بلائیت ثواب کر دینا ضروری ہے۔

- ۸- اگر کمپنی کے منافع میں سود بھی شامل ہو اور حاصل ہونے والی سودی آمدنی کو کاروبار میں لگا کر نفع کمایا گیا ہو تو جتنا فیصد کل آمدنی میں سود مخلوط ہو گیا ہے اسی تناسب سے ملنے والے منافع سے نکال کر بلائیت ثواب اپنی ملک سے نکال دینا ضروری ہے۔
- نوٹ:** دفعہ ۷ اور ۸ میں مولانا رئیس الاحرار ندوی صاحب کے نزدیک سود کی رقم غیر مسلم ہی کو دی جائے۔
- ۹- کمپنی کی اپنی قانونی شخصیت ہے جو شیئر ہولڈرز کی اجتماعی حیثیت کی نمائندگی کرتی ہے، بورڈ آف ڈائریکٹرز کمپنی کے منتخب کردہ افراد کا مجموعہ ہے جو کمپنی کی طرف سے تصرفات کرتا ہے اور اس طرح شیئر ہولڈرز کے مجموعہ کا وکیل ہے، لہذا بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تصرفات جو کمپنی کے مقرر کردہ اصول و ضوابط کی حدود میں ہوں، کی بالواسطہ ذمہ داری سبھی شیئر ہولڈرز پر آتی ہے۔
- ۱۰- حلال کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے شیئرز کی تجارت کرنا درست ہے۔
- ۱۱- فیوچر سیل (Future Sale) جس کا مقصد شیئرز خریدنا نہیں ہوتا بلکہ بڑھتے گھٹتے دام کے ساتھ نفع نقصان برابر کر لینا مقصود ہوتا ہے، اسلامی شریعت کی نگاہ میں ناجائز ہے؛ کیونکہ یہ کھلا ہوا جوا ہے۔
- ۱۲- غائب سودا (Forward Sale) جس میں بیع تو ہو جاتی ہے لیکن اس کی اضافت مستقبل کی طرف کی جاتی ہے، بیع نہیں وعدہ بیع ہے، مقررہ تاریخ آنے پر ایجاب و قبول ہونے کے بعد ہی بیع وجود میں آئے گی۔
- ۱۳- حاضر سودے (Cash Sale - Spot Sale) میں شیئر سرٹیفکیٹ پر قبضہ سے پہلے خرید کردہ شیئرز کو فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا۔
- ۱۴- شیئر سرٹیفکیٹ حاصل ہونے کے بعد خریدار کا اس پر قبضہ متحقق ہو جاتا ہے، اگرچہ بعض انتظامی دشواریوں کی وجہ سے کمپنی میں اس کا نام اندراج نہ ہو سکا ہے، لہذا اس شیئر کو خریدار فروخت کر سکتا ہے۔
- ۱۵- جن شیئرز کی خرید و فروخت جائز ہے ان کی خرید و فروخت میں بروکر کی حیثیت سے کام کرنا درست ہے، ناجائز اور حرام کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت میں بحیثیت بروکر کام کرنا جائز نہیں ہے۔

